قرض میں کون سی کرنسی واپس کرنی ہوگی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر سے چند سال قبل دو لاکھ پاکستانی روپے ادھار لیے تھے۔ ادھار دیتے وقت فریقین کے درمیان کچھ بھی طے نہیں ہوا تھا کہ قرض کی ادائیگی کس ذریعے سے ہو گی۔ اب جب رقم واپس کرنے کا وقت آیا، تو بکر کا کہنا ہے کہ اب چونکہ ڈالر کے ریٹ بڑھ گئے ہیں، تو میں ڈالر کے حساب سے رقم لوں گا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا بکر کا یہ کہنا شرعاً درست ہے اور کیا زید کو اب رقم کی ادائیگی ڈالر کو مدِ نظر رکھ کر کرنا ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی اصول یہ ہے کہ صرف مثلی اشیاء (یعنی وہ اشیاء کہ جن کی مثل بازار میں دستیاب ہوتی ہے) کو قرض دیا جا سکتا ہے اور قرض واپس کرتے ہوئے لی گئی چیز کا مثل ہی ادا کیا جائے گا، اس کی قیمت کے بڑھنے یا کم ہونے کا کوئی اعتبار نہیں، لہذا پوچھی گئی صورت میں چونکہ بکر نے زید کو دو لاکھ پاکستانی روپے قرض دیے تھے، جو مثلی اشیاء میں سے تھے اس لیے زید پر فقط دو لاکھ پاکستانی روپے ہی ادا کرنا لازم ہیں اور بکر کا ڈالر کے ذریعے یا ڈالر کی قیمت کے مطابق ادائیگی کا مطالبہ شرعاً جائز نہیں۔

بالفرض وہ یوں طے کر بھی لیتے کہ دو لاکھ پاکستانی روپے قرض کی واپسی ڈالر یا ڈالر کی قیمت کے ذریعے سے ہو گی، تو بھی یہ جائز نہ ہوتا اور یہ شرط باطل ہوتی اور قرض لینے والے پر فقط دو لاکھ پاکستانی روپے ہی واپس ادا کرنا

لازم ہوتے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے :"ویجوز القرض فیما ھو من ذوات الامثال کالمکیل والموزون والعددی المتقارب کالبیض ولا یجوز فیما لیس من ذوات الامثال "یعنی مثلی اشیاء میں قرض جائز ہے، مثلا: مکیلی موزونی اور (ایسی) عددی چیز جس (کے افراد) میں زیادہ تفاوت نہ ہو جیسے انڈہ اور جو چیزیں مثلی نہیں انہیں قرض دینا جائز نہیں۔ **(فتاوی عالمگیری، جلد3، صفحہ201، مطبوعہ کوئٹہ)**

تنقیح فتاوی حامدیہ میں ہے:"رجل استقرض من آخر مبلغا من الدراھم وتصرف بھا ثم غلا سعرھافھل علیہ ردمثلھا؟ نعم ولا ینظر الی غلاء الدراھم ورخصھا "یعنی کسی شخص نے دوسرے سے دراہم کی کچھ مقدار قرض لی اور اس میں تصرف کیا، پھر ان دراہم کی قیمت کم ہو گئی، تو کیا اس پر اس کا مثل لوٹانا لازم ہے ؟ جی ہاں (مثل کا لوٹانا ہی لازم ہے) اور دراہم کے مہنگے اور سستے ہونے کا اعتبار نہیں۔

(تنقیح فتاوی حامدیہ، جلد1، صفحہ 294، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے، اُس کی مثل ادا کی جائے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ756، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے:"ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں، مثلاً: دس سیر گیہوں قرض لیے تھے، اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا، وہی دس سیر گیہوں دینے ہونگے۔" **(بہار شریعت، جلد2، صفحہ757، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

11جمادی الاخریٰ1443ھ/09دسمبر2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے